www.emarsiya.com

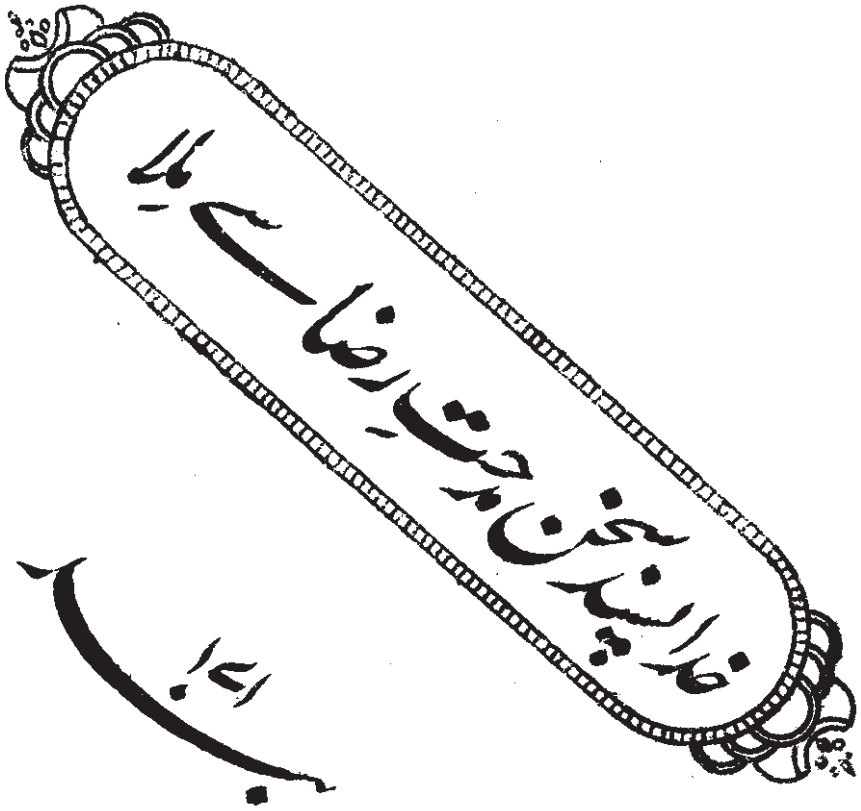

در حال حضرت امام علی رضاؑ

سنہ ۱۹۲۸ء

www.emarsiya.com

۱

خدا پسند سخن مدحت رضا سے ملا
مین کامیاب نہ کیون ہون اثر دعا سے ملا
مجھے عروج یہ اولاد مصطفا سے ملا
ہزار شکر کہ سر عرش کبریا سے ملا
نجوم بن کے کہان لفظون کی چمک پہنچی
زمین شعر حجاب جلال تک پہنچی

۲

بلند بین ہون عیان رب پہ میرا جوہر ہے
مرا خیال بھی روح القدس کا ہمسر ہے
کہان قدم ہین مرے کیا رسا مقدر ہے
کہ عرش مدح رضا منبر پیمبر ہے
نصیب دیکھین سلاطین مرے کہان ہون مین
کوئی ملک نہین پہنچا جہان وہان ہون مین

۳

مین ملک نظم کا سلطان ہون یہ جہان کیا ہے
علم ہے خامہ مرا دنیوی نشان کیا ہے
ہے مشت خاک زمین اسکی عرش شان کیا ہے
نگاہین کہتی ہین اٹھ کر یہ آسمان کیا ہے
خدا کی شان کہان سے کہان پہونچتے ہین
جہان سے نور خدا ہم وہان پہونچتے ہین

۴

خیال اور ہے کب مدح غیر کرتا ہون
گزر ہر ایک جگہ مثل طیر کرتا ہون
ہزار شکر کہ طے راہ خیر کرتا ہون
مین چشم دل سے خراسان کی سیر کرتا ہون
نثار قلب مرا قدرت خدا پر ہے
مین ہند مین ہون نظر روضہ رضا پر ہے

۵

یہ سیر عالم باطن ہے اور مین حامد
ہوا ہے خلد معاون ہے اور مین حامد
وہ شمع بزم مین ساکن ہے اور مین حامد
امام ضامن ثامن ہے اور مین حامد
یہ بعد کچھ نہین ہے مجھ سے اتصال انھین
خیال انکا مجھے ہے مرا خیال انھین

۶

یہ پوچھے خط کوئی قیدی ذوق الفت سے
ہے شاد قلب ائمہ کے طوق الفت سے
ہین پست ارض و فلک تحت و فوق الفت سے
ملک بھی دنگ ہین پرواز شوق الفت سے
بھرا ہے دل جو مرا طوس کے خیالون سے
پہنچ گیا مین وہان پہلے جانیوالون سے

www.emarsiya.com

۷ وہ کون ہیں جو مشہد جو جانیوالے ہیں
دلا کا جوش رضا کو دکھانیوالے ہیں
خدا سے اجر زیارت کا پانیوالے ہیں
ہم انکو وقت سفر یہ سنانیوالے ہیں
لحاظ قبر شہ خوشخصال رکھیے گا
وہاں پہنچ کے ہمارا خیال رکھیے گا

۸ تمھارا بخت نہ کیوں ہو رسا علی مہدی
چلے ہو جانب قبر رضا علی مہدی
سفر کرے یہ مبارک خدا علی مہدی
یہ میرے واسطے کرنا دعا علی مہدی
ہوں سرفراز مرادیں جو ہیں مری پاؤں
رضا کے روضہ میں معراج ظاہری پاؤں

۹ وہ کام جس سے رضامند ہو خدا کرنا
ثنا کی محفلیں بزم عزا بپا کرنا
جو تحت قبہ مطالب کی التجا کرنا
ہر ایک روضہ میں میرے لیے دعا کرنا
مجھے وہ اپنا ثنا خوان غلام جانتے ہیں
جو میرے دل کے ہیں مقصد امام جانتے ہیں

۱۰ ہر اہل قافلہ میری خطا معاف کرے
جو میری عرض ہے اس سے نہ انحراف کرے
جو کچھ بھی دل میں ہو وہ دور اختلاف کرے
مثال آئینہ کے قلب اپنا صاف کرے
امان حق میں نبی کی پناہ میں جائے
نہ لیکے کینہ کوئی بزم شاہ میں جائے

۱۱ نہ ڈالے حق تمھیں زحمت میں قافلے والو
سفر تمام ہو راحت میں قافلے والو
چلے ہو جن کی محبت میں قافلے والو
دیا انھیں کی ضمانت میں قافلے والو
مبارک اور ہمایوں تمھیں یہ جانا ہو
بخیر اپنے وطن میں وہاں سے آنا ہو

۱۲ حزیں قلوب کو کرتا ہے نام رخصت کا
گر ہے دور میں اس وقت جام رخصت کا
ہر ایک کرتا ہے یوں انتظام رخصت کا
دعا دلوں میں لبوں پر سلام رخصت کا
معین امام تمھارے ہوں مصطفا حافظ
سفر شروع ہوا زائر و خدا حافظ

www.emarsiya.com

۱۳

ہر اک عزیز کی الفت اثر دکھاتی ہے
تمھارے ساتھ نگاہِ خیال جاتی ہے
نظر مری خبرِ مدعا پہ لاتی ہے
نشان دور سے قبرِ رضا کا پاتی ہے
دکھائی جاتی ہے یہ شان رہنمائی کی
ضیا بڑھاتی ہے ضو گنبدِ طلائی کی

۱۴

زمین طوس نہیں کچھ بھی دور اے حامد
وہ دیکھو قبۂ رحمت ظہور اے حامد
بڑھے نہ کیوں مری آنکھوں کا نور اے حامد
چمک دکھا رہی ہے برقِ طور اے حامد
کلیم آیا نہ غش دید پر تلیں آنکھیں
کہ بند ہونے کے بدلے مری کھلیں آنکھیں

۱۵

طریقِ عشق اب میں اپنی رو دکھاتا ہوں
میں ایک پھول میں رنگ آج سو دکھاتا ہوں
ہر ایک آنکھ ہو خیرہ وہ ضو دکھاتا ہوں
جنان کے باغ کی تصویر نو دکھاتا ہوں
حسین لفظوں میں صبحِ ارم کا جلوہ ہے
زمین شعر کی زینت رضا کا روضہ ہے

۱۶

یہ سلطنت کا سر کوہسار سامان ہے
ہجومِ فیض سے آبادیٔ بیابان ہے
ہر اہلِ علم پہ تاریخ سے نمایان ہے
کہ خاص ملکِ رضا صوبۂ خراسان ہے
در خزانہ کھلا ہے فروغِ دین کیلیے
خراجِ ملک کا ہے وقف مومنین کیلیے

۱۷

دمِ سحر وہ نہالوں پہ طائروں کا ہجوم
وہ پائے تخت وہ ہر فن کے ماہروں کا ہجوم
سجی ہوئی وہ دکانیں وہ تاجروں کا ہجوم
درِ حریمِ رضا پر وہ زائروں کا ہجوم
ثمر قبول کے وہ نخلِ زندگانی میں
ہر ایک دل سے وہ مصروف اذن خوانی میں

۱۸

کوئی طوافِ ضریحِ رضا میں ہے مصروف
رجوعِ قلب سے کوئی دعا میں ہے مصروف
جھکائے سر کوئی آہ و بکا میں ہے مصروف
خلوص سے کوئی ذکرِ خدا میں ہے مصروف
قدم اٹھاتا ہے کوئی درود پڑھ پڑھ کے
اس آستاں کو کوئی چومتا ہے بڑھ بڑھ کے

www.emarsiya.com

۱۹
تیرا حسن ہیں وہ باب ولایت سے شاہی
نور ہیں درود سے وہ فیوض نبوت سے شاہی
چہرہ عرش خرگہ وہ رفعت سے شاہی
بند باب مسقف پہ نوبت سے شاہی
حرم کو شام کو تکیہ وہ جب گرجتا ہے
رضا کے نام کا ڈنکا جہان میں بجتا ہے

۲۰
بڑھائے رونق محشر ہیں کیوں نہ غوث رجا بہم
یہ آفتاب عرب کا ہے یہ ہے ماہ عجم
درِ امام پہ کیونکر نہ ہو نگاہ عجم
حضور کا متولی ہے بادشاہ عجم
یہ خاندان سلاطین ادب کے ہیں
امام کے در دولت پہ سر جھکاتے ہیں

۲۱
وہ اوج رفعت و بالائے عرش زمن کی شان
دکھا رہی ہیں یہ محرابیں آبگینہ سان
حرم نشان ہیں نوبتگاہ کی نوبتیں ہیں نشان
وہ آستانہ کی رفعت وہ کفشکن کی شان
ہے ارتکاز یہ نیچر اعتراف زائر ہیں
وقار زینہ یہ نظر جانب زائر ہیں

۲۲
بلائے دنیا ہو رعب شہی جگر داری
نہیں جھکائی گدا نے آگے کبھی سرداری
ملازموں کو نہ کیونکر ہو فخر سرداری
فقیر شاہ ہیں شاہنشاہ کی گدا داری
وقار اوج ہے نیچر ہے یہ خیر روش آئین کا
ہے نام خادموں میں شاہ ناصر الدین کا

۲۳
وہ اوج حسن و نقش و نگار گلدستہ
دریچہ وہ اذان وہ قرار گلدستہ
ہے خیط ابیض گردوں نثار گلدستہ
کوئی بہشت پہ چھپے بہار گلدستہ
نظارہ کرنیکا طوبیٰ کو شوق بیحد ہے
بلند کیوں نہ ہو یہ رکن دین احمد ہے

۲۴
بلند کیوں نہ ہوں کی ہے صدا کی طرح
دیدۂ دل پہ ہے لکھا ہوا دعا کی طرح
نشان شوکت شاہی ہے یہ لوا کی طرح
رفیع پیش نظر ہے یہ رضا کی طرح
ہر ایک وقت یہ کرتا ثواب لیتا ہے
وہ اٹھا کے ہاتھ دعا کے لئے اٹھاتا ہے

www.emarsiya.com

۲۵

وہ فرشِ سنگ و صحن تا سقفِ بیرکی وسعت
ہے جس کے گوشے میں باغِ نعیمِ کی وسعت
ہیں جس کے عرش خدا کے کریم کی وسعت
عیاں ہے جس کے ہر خلق عظیم کی وسعت
بلا رضا کو یہ آئینہ خود نمائی کا
بیانتا ہوں اجی ہے بیان خدائی کا

۲۶

یہ کیں طرح کریں قدر اہل شہر بانی کی
ہے صحن کعبہ کے ماہین نہر پانی کی
غضب وہ چال ادائیں وہ قہر پانی کی
ہے زلف کعبہ کی ہوئی یا یہ لہر پانی کی
شعاعِ مہر سے آبِ ان جو تابان ہے
کہی حسین کا کیا بستر زر فشان ہے

۲۷

نمودِ برق کا ہے ضبط اب پانی میں
ہے غلام کا جوشِ شباب پانی میں
جو عکس ڈالتا ہے آفتاب پانی میں
چمکتے ہوتے ہیں تا سے حباب پانی میں
نظر دیکھ سے ہیں ناک میں اسکی
بنے ہیں ساقوں فلک بیچ بیچ کی

۲۸

شفق سے عکس سے گلگوں ہے چار سو پانی
گلاب تازہ کی رکھتا ہو رنگ بو پانی
جا بجا بھی ہے پھر ایک ہے لو پانی
ترقیوں پہ ترقی سدا دکھاتا ہے
سوائے نام الجد حق بڑھتا جاتا ہے

۲۹

جو دیکھا ہے سوتے نہر رضا پانی
اثر ہے جذب کا ہو عکس کھینچتا پانی
آتارتا ہے جو تصویریں جا بجا پانی
ہے رشک مانی و بہزاد و بہر کا پانی
نوجیات کا پانی ہیں قدرت حق سے
لڑی ہیں یہ تصویریں یہ ہیبت حق سے

۳۰

دکھائے ہیں کیونکر تصویر گران پانی
ہے پیش سالک لا ہ رضا روان پانی
جو چوستا ہو امامت کا آستان پانی
زبان موج سے ہیتا ہو داستان خدا کی پانی
بعد خلوص جب صحن میں وہ بڑھتے ہیں
ٹھہر ٹھہر کے بڑے ٹھاٹھ سے یہ بڑھتے ہیں

www.emarsiya.com

۳۱
زبان موج پہ حرفِ شناوروں کی طرح
ہے پاکِ نہر کا پانی پہ طاہروں کی طرح
یہ در فروش ہے نعلوں تاجروں کی طرح
ہجومِ اہلِ صفا جیسے زائروں کی طرح
دو رویہ شوق سے خلقِ خدا جو بیٹھی ہے
بگھیئے تیرے کنارے کے گرد آب میں ہیں

۳۲
دہن سے بہتے ہیں کب ہیں جامِ آبِ کو
یہ در دیئے رضا صبح و شام پانی کو
دیا ہے آئینہ داری کا کام پانی کو
ہوئے ہیں یوں لبِ ساحل تمام پانی کو
بگھیئے تیرے کنارے کے گرد آب میں ہیں

۳۳
سفینہ موج جو لالے کے آب نہر میں ہے
ہے گلدستہ کا یا سیمابِ نہر میں ہے
سفینہ نور کا یا لاجواب نہر میں ہے
فلک پہ مہر سپہر آفتاب نہر میں ہے
چمک دکھا رہی ہیں بجلیاں جو پانی میں
دکھائے سب کو یہ تیرِ نگاہِ ساقی کی

۳۴
وہ آبشاروں سے جاری چھنا چھنا پانی
لطیف تر وہ یہ تیرِ نہر میں خوش مزا پانی
جواب بادہ کہ گوثر ہے برف سا پانی
یہ نہر نشہ جوش دلا رہا تھا
ہر ایک گھونٹ کو پیاسے ہیں جان آتی ہے

۳۵
چمک ہیں خلد کی حوریں ہے تیرِ نہر پانی
جا بجا ہے بنا چشمِ خوش نگاہ پانی
ہے سلسبیل ادھر نہر کا ادھر پانی
ہیں دونوں ایک مگر فرق یہ نمایاں ہے
حیات بخش یہ پانی وہ آبِ حیواں ہے

۳۶
جو شبِ شمس ہو قبہ ضیا فشانی میں
کی ہو آبِ طلا موجوں کی روانی میں
جو چھوٹے چھینٹے کسی نور کی گرانی میں
جبابے چہرہ چھپا بیکراری پانی میں
شعاعِ گنبدِ انور سے چشمِ خیرہ ہے
وہ آبِ نہر میں دیدے ہے تیرہ ہے

www.emarsiya.com

۳۷
رضا کے روضہ کا وہ گنبدِ طلائی ہے
کہ جیسے نور کی کونین تک سنائی ہے
اسی کے عکس کی ضو سے تنوری سی بنائی ہے
جہاں کی شمع سے تنویر یہ سوا پائی ہے
عیاں یہ معجزہ سر زیرِ خراسان ہے
عجم میں نیر ہے لیکن امام یثرب کا تاباں ہے

۳۸
ہوئی نہ نور کا پیدا تاجِ فغفوری
کلیم دیکھیں کلس برقِ دین کی بانہی ہے
خدا نے اس کی جو فوقیت جا نشینِ نبی ہے
ہر ایک باب پہ رحمت کی آگہی ہے
شگفتہ ہوتی ہے ہر ضبط دل کو پانی ہے
اسی حرم سے زمیں کی بہار چھانی ہے

۳۹
وہ صحنِ گنبد و نو دہ رواق چار طرف
وہ گرد گنبدِ پیرانِ طاق چار طرف
رہِ گرد گنبدِ پیرانِ طاق چار طرف
کھلی وہ شوق میں حشمت کا طاق چار طرف
عیاں وہ شانِ حریمِ عراق چار طرف
دکھائی جلی کی جو زینت خدا نے ارض و زمن میں
حریمِ حسین کا اونچا ہے آیا خراسان میں

۴۰
ہے بخت قبر جو دیوانِ خاصِ سلطانی
عطا وجود میں ارکانِ خاصِ سلطانی
وہ شان ارعد و سامانِ خاصِ سلطانی
یہی سمان ہے وہ شانِ خاصِ سلطانی
جو بے بنائے ہے اپنے بنائے نازِ زمیں ہے
یہ رسولِ آلی کا خوانِ نازِ زمیں ہے

۴۱
خلائق رجعدار میں وہ باب عسرابی
وہ نور و سایہ میں اک جزرِ بیسلا بی
ضرب کے نقرہ کی ہم سر وہ ایسنتابی
جو بے بنائے ہے اپنے بنائے نازِ زمیں ہے
یہ رسولِ آلی کا خوانِ نازِ زمیں ہے

۴۲
ہوئی انس میں ملک کیوں نہ دوانِ ضریح
فلک حشم ہے کہاں عرش جاہ شانِ ضریح
نشانِ قبر رضا ہے جو ہے جہانِ ضریح
زمیں لطف خدا ہے سے آسمانِ ضریح
یہ قدر رشکِ رسولِ علما مام کی ہے
کنارِ رحمتِ حق میں لحد امام کی ہے

www.emarsiya.com

۴۳

ملک ضریح کے نقش و نگار دیکھتے ہیں
خطوط خامۂ طغرا شعار دیکھتے ہیں
گلوں میں آیت پروردگار دیکھتے ہیں
ریاض مصحف رخ کی بہار دیکھتے ہیں
ہر اک طرح کے ہیں گل بوٹے باغ ایمان میں
ہیں سورے بخشش امت کے خط ریحان میں

۴۴

فلک رضا کی زمیں کا طواف کرتے ہیں
فرشتے کعبۂ دیں کا طواف کرتے ہیں
جو اہل حق ہیں یہیں کا طواف کرتے ہیں
امام گوشہ نشیں کا طواف کرتے ہیں
ثواب حج کے جو امیدوار ہوتے ہیں
ہزار جان سے لحد پر نثار ہوتے ہیں

۴۵

کوئی ہے مدح شہ سرفراز میں مصروف
کوئی امام سے اظہار راز میں مصروف
خدا سے ہے کوئی راز و نیاز میں مصروف
کوئی دعا میں ہے کوئی نماز میں مصروف
ادب سے بزم حق آئین میں بڑھ رہا ہے کوئی
قرین ضریح کے قرآن پڑھ رہا ہے کوئی

۴۶

جو قلب شاہ خراسان میں ہے ولائے حسین
یہ اہتمام محرم میں ہے برائے حسین
ہے صحن نو میں بپا مجلس عزائے حسین
حضور قبر میں روتے ہیں کہہ کے ہائے حسین
بکائیں ہوتی ہیں شاہ ہدا کے روضے میں
جنان سے آتی ہیں زہرا رضا کے روضے میں

۴۷

قریب گفتگو صحن نو خیابان ہے
لطیف نہر سے دو حصے صاف میدان ہے
سجی سجائی ہوئی روان ہر ایک دکان ہے
کھلا ہوا وہ تجارت کا اک گلستان ہے
عیان رضا نے یہ کی وقعت بہاء الدین
اسی ریاض میں ہے تربت بہاء الدین

۴۸

نہ کس طرح ہو دل زائران سرور شاد
ہے نقل مسجد احمد بنائے گوہر شاد
ہیں قرب روضۂ شاہی سے رکن و منبر شاد
کھلے ہیں باب تو محرابیں ہیں سراسر شاد
جو حق پرست ہیں دیکھیں نگاہ الفت سے
مکان خدا کا ملا منزل امامت سے

www.emarsiya.com

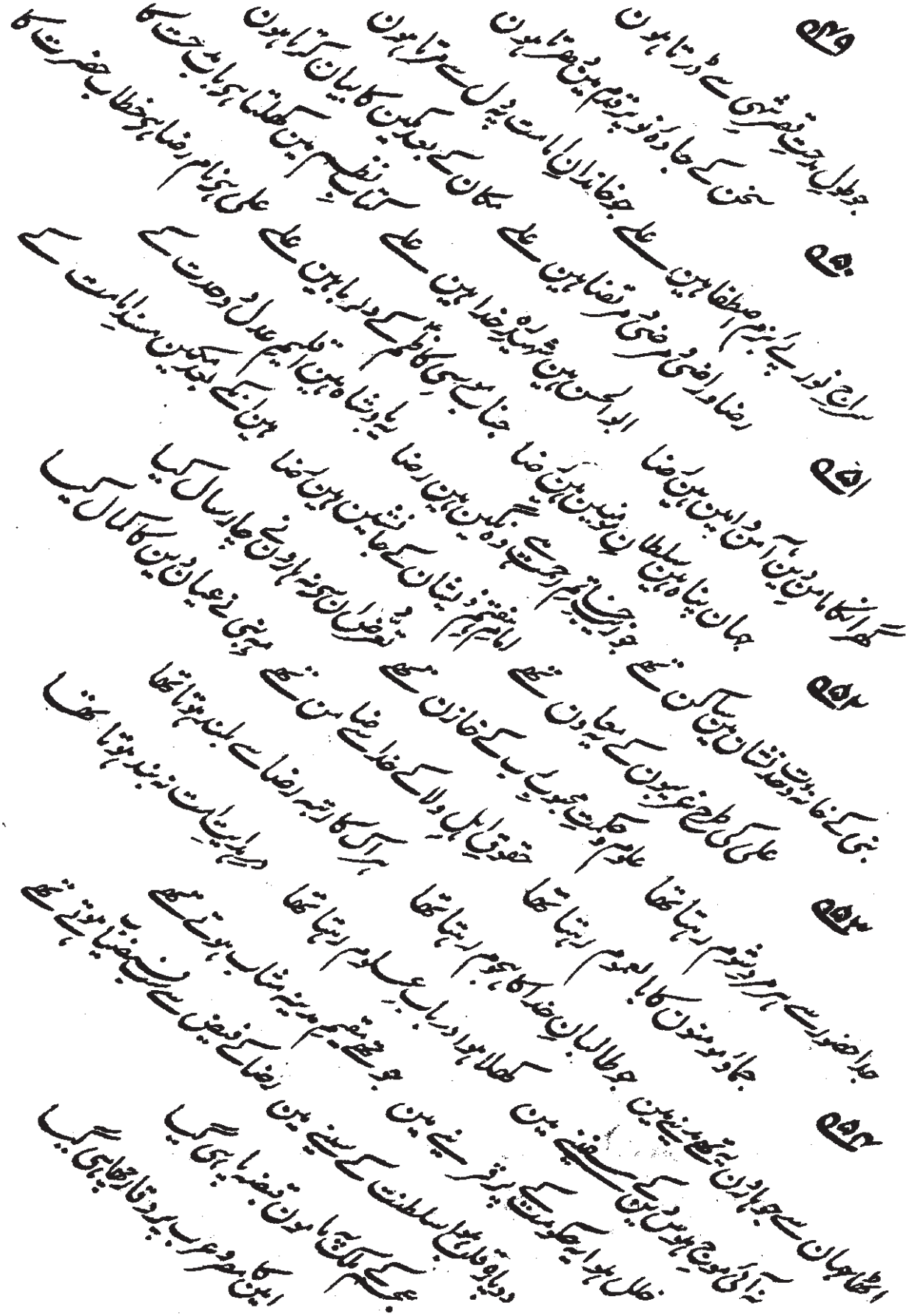

www.emarsiya.com

۵۴ کچھ دن ان دونوں بھائیوں میں یہ رہا — لاتے تھے جو ان دونوں کی صفائیوں میں یہ رہا
خیال عہدوں کا امین کے خلافت نہ بھائیوں میں رہا — غرق بندہ زر ہوئے بھائیوں میں رہا
۵۵ خط امین کا جو ہاتھ سے لے جواب دیا — دل خلیفہ کو نامہ سے بیچ و تاب دیا
بلا کے اپنے ولیعہد کا خطاب دیا — غرور ملک ہڑپ کا جو دل میں تھا اسے دلیں بھول گیا
۵۶ پسر کو اپنے ولیعہد کا خطاب دیا — وہ عہدنامہ کی شرطیں تمام بھول گیا
حقوق ملک برادر کو پائمال کیا — وصیت پدری کا نہ کچھ خیال کیا
۵۷ یہ زہر اس نے عدو تک جام سے بھیجا — پیام حرب کا خود اپنے نام سے بھیجا
ہزار ہا کو خواص و عوام سے بھیجا — سپاہ کو ہوس انتقام سے بھیجا
یہ حکم تھا کہ عیان میرا عز و جاہ کرو — عجم کو لوٹ لو اماموں کو تباہ کرو
۵۸ نہ دیکھیں چہرہ پہ کسی کے تیغ چلانے والوں کی — ضیا وہ وعدہ میں تولوار نے ہلانے والوں کی
بلند و کین جتانے ہی کی وہ بھالو نکی — بھی جاں ہی ہوئی ورنہ ان سالو نکی
۵۹ وہ بھیڑ لوٹ کی وہ صفیں ہزاروں کی — چھڑے دیکھے ہی کے پھر رعب نہ جھوں پہ
بھیڑ راہ میں روتا تو نکے قطاروں کی — نہاں نظر نہ رہی نہ نکلیاں تھیں تیروں پہ
۶۰ امین کے قصد سے آگاہ جب امام ہوئے — وہ ہمراہ سوئے عجم کا بادل تھا
خبر سے فوج کشی کی سے دل تمام ہوئے — شمال ارغلط ارزو نکا بادل تھا
خدا سے کرنے لگا فتح کی دعا ماموں — روانہ سوئے عجم وہ عرب کا جنگل تھا
سب انتظام کیا جو کر سکا ماموں — امیر تجربہ کار تھا تیز بیان دکھا ہی گیا
اب عراق میں ایران کا لشکر آ ہی گیا

www.emarsiya.com

۶۱

امیر لشکر ایران نے خوب کام کیا
نواح رے میں رسد کا سب اہتمام کیا
پڑاؤ ڈال دیا فوجوں نے قیام کیا
جو انتظام تھا ممکن وہ انتظام کیا
دل اہل شہر کے تسکین دے کے لینے لگے

۶۲

کسی نے راز جو پوچھا جواب گول دیا
جنھیں تھی حرص زیادہ زر انکو رول دیا
ظفر کی ہاتھوں سے باب قتال کھول دیا
عرب کی فوجیں جو پہونچیں تو دھاوا بول دیا
عجم کی جرأتیں رنگ و نما بدلنے لگیں
نہ تھم چکے تھے عراقی کہ تیغیں چلنے لگیں

۶۳

سواروں میں جو صفیں پیدلوں کی گھرتی تھیں
تو سیفیں سیفیوں سے تیغوں سے تیغیں کرتی تھیں
جسد تڑپتے تھے روحیں بھٹکتی پھرتی تھیں
لہو کی دھاروں پہ دھاریں پہ گرتی تھیں
بہار تھی یہ خزاں میں جدھر وہ مڑتے تھے
انار چھوٹ رہے تھے شرارے اڑتے تھے

۶۴

جو تیغیں تول کے اہل عجم نکلتے تھے
شکستہ دل تھے عرب صف سے کم نکلتے تھے
لہو نکلتا تھا لیکن نہ غم نکلتے تھے
اجل کے پردہ میں چھپ چھپ کے دم نکلتے تھے
قفا کی خوف سے بسمل نہ منہ سے بولتے تھے
پڑا تھا گرد کا دامن نہ آنکھیں کھولتے تھے

۶۵

وغا میں پیدلوں پر ہر سوار چھایا تھا
تھے بیحواس عرب انتشار چھایا تھا
تھی ہل چل ایسی کہ رن میں غبار چھایا تھا
لہو برستا تھا ابر بہار چھایا تھا
چمکتی تیغوں سے جھنکار کب ہویدا تھی
ضیا بھی بجلیوں کی تھی گرج بھی پیدا تھی

۶۶

عرب کی فوج عجم سے شکست کھا کے ہٹی
بچا کے جان سروں پر اجل کو پا کے ہٹی
قدم اکھڑ ہی گئے آبرو گنوا کے ہٹی
جو گرد میں تھی اٹی خون میں نہا کے ہٹی
گھمنڈ زور کا جسکو تھا وہ ہلاک ہوا
عجم کی تیغوں سے دم بھر میں قصہ پاک ہوا

www.emarsiya.com

۷۱۴

اگر لڑتے تھے جو ران میں وہ پہلوان دلاور
یہ نثار تھا تو ادھر ین پھینک کر بھاگے

جو بار دوش وہ تھے چھوڑ کر سپر بھاگے
امیر قتل ہوا غم سے نوحہ گر بھاگے

بھر لڑتے جاتے تھے گھوڑے سوار آتے تھے
بلا کی طرح سے پیچھے ہم کی نوجین تھین

۷۱۵

گر اگلے را اگر بنکو را ہوار گرتے تھے
تن اوسکے تیغوں سے کھا کھا کے آرتے تھے

ریسہ آسے وہ جرار اب کی نوجین تھین
شکستہ ہو کے سب آئنہ وار گرتے تھے

فشانیان یہ لڑائی کی لنکا لا نی تھین
زمین پر ت کی نصویرین بیٹھ جانی تھین

۷۱۶

ایسی کی پوری نہ تدبیر انتظام ہوئی
عرب کی فوج کی تر کی وہ سب تمام ہوئی

کسی کی کوئی نہ پیچھ فکر نیک نام ہوئی
تباہ ہو گیا لشکر شکست تام ہوئی

شکار جاہ پین خود آر دو لو بیٹھا
ہین ہاتھون تلک عراق کھو بیٹھا

۷۱۷

جہاں لڑتے تھے لشکر یہ شکار آتے تھے
شکست خوردہ وہ پیچھے پھر شکست کھاتے تھے

فرار ہو کے عرب جا نو بچا تے تھے
نشان فوج عجم آگے بڑھتے جاتے تھے

پھر ی ہین کی مرادون پہ پھیر کر بیٹھ ی
سپاہ و اخلاف کو گھیر کر بیٹھ ی

۷۱۸

ہوا انتظام خلافت مین نقص لاتے تھے
تھا اخراف اور نھین کن تہ کر تے تھے

خبر نہین ہے کہ اوباش بھر تے تھے
نہ حکمران تھا کوئی قانون لا تے تھے

غرور مٹ ہی گیا خم کلہ ہی گیا
خلیفہ بیٹھا وہ قلعہ مین قید ہو ہی گیا

۷۱۹

ہزار جان بچانے کا انتظام کیا
گر فتار ہو سکے عقد سے جو فوج کا کام کیا

خروج قلعہ سے جو فوج نے صبح کیا
امیر فوج عجم نے ادھر خرام کیا

بیابان عرب کا ہمون سے نظارہ کیا
پیام فتح کے ہمراہ اپنا سر ادھر کیا

www.emarsiya.com

۱۴۵

تمام کر چکا جب کام امین کا مامون
خود اپنے پیچھے بٹھا کر لیا مامون
اتر میں فضل بن سہل سے جو ملا مامون
فقط زبان سے بغداد کر سکا مامون
اخی فضل کا ظاہر یہ طمطراق کیا
امیر کو فہم کیا عالم عراق کیا

۱۴۶

جو فضل دولت و زر رکھا جو فضل کا بھائی
کسی کے مال سے بابر میں کی نہ شنوائی
نشان لشکر ہرگز فوج کچھ بھی دکھلائی
مخالف اور سے ہر حال دے زر کر شیدائی
دقیقہ داروں سے جسم و طیفے بند ہوئے
نجادتوں سے علم جا بجا بلند ہوئے

۱۴۷

خراب نام جو مامون کا جہان میں ہوا
بلند شور یہ ارکان خاندان میں ہوا
نکامیاب ظفر کے وہ امتحان میں ہوا
ہمارا داخل دولت کے آستان میں ہوا
جو اہل تھا نہ اوسے دار و جانفشانی دی
عرب کی فضل کے بھائی کو حکمرانی دی

۱۴۸

ہر اک کی کو کشش تھی اپنی ترقی میں
عرب اٹھے اور اٹھوائی میں حیلہ سازی میں
شریک ہو کے سادات ترک تازی میں
بچوں بڑھے گئے یہ سلطنت کی بازی میں
عرب پہ کر لیا قبضہ خلیفہ کی ضد میں
انہیں کے ناموں سے خطبے ہوئے سبھا جد میں

۱۴۹

عرب کا فتنہ و شر کو کر بڑھتا جاتا تھا
مگر جو والی بغداد تھا چھپاتا تھا
خطوط اسکے جو فضل ابن سہل پاتا تھا
مطالب اونکے نہ مامون کو بتاتا تھا
وزیر کے وہ تھا قابو میں پر کہ غافل تھا
سب انتظام ممالک سے شاہ غافل تھا

۱۵۰

نجادتوں کا سر اوپر جو بڑھ چلا پانی
کیا وزیر نے آ کر کہ خلل ہے جانی
ہوئی حضور کی دولت کی ناؤ طوفانی
ہمالہ دکھ سے رکتی ہے چشم طغیانی
فساد ملک میں برپا ہوا کرتے ہیں
نہنگ بحر شجاعت ابھر کے آتے ہیں

www.emarsiya.com

۷۹

خبر یہ سنتے ہی نیزوں کی کھل گئیں آنکھیں
کبھی فلک پہ کبھی تختِ سرورِ دیں پر
ہلال دل کا دکھاتی تھیں داغ ہائے جگر
خوشی جہاں کے مروت و زر پہ تھیں آنکھیں
یہ سوچتا تھا قیامت ہے جرأتِ سادات
مٹائے کی کوئی حق حکومتِ سادات
ہزار طرح کا طوفان غم تھا سینے میں
دبائے سے نہ دبی یہ بغاوتِ سادات
تھا جو فکر میں عزت اور تریسنے میں
کسی طرح مرا مطلب نکل نہیں سکتا
اگر دبی بھی پھر بھڑکی قوتِ سادات
بجز امامِ رضا کا مرحل نہیں سکتا

۸۰

رضا ابن سید سادات و سرور دیں شاہ
ہے زور حیدر و خلقِ پیمبر دی جاہ
کریم حسین کا احسان شیر دی جاہ
یہی ہیں باز و بجاد و جعفر دی جاہ
کمال موسیٰ کاظم کا ہاتھ آیا ہے
انھیں سے آٹھ ہزار اور اگلا واجبا یا ہے

۸۱

نہ کیوں ہو ناز انھیں قلب کی صفائی پر
ہیں نصِ حق سے یہ مورد ثنائی پر
ندا کیا ہو تو ارشکس کا ہو خدائی پر
اٹھے ہزار دن پے سلطنت گر بیٹھے
جو بھیجے خلعتِ شاہی ملک بائیں رضا
اہلِ سلطنتِ دہر ہیں جو آئینِ رضا
قلوبِ خلق پہ یہ حکمراں ہیں آئینِ رضا
خود اپنی منصب و مال کو بھول جائیں رضا
نوشتہ کبھی انکا دین یا ہوں میں
دقائد ہے گھٹے خلق کی نگاہوں میں

۸۲

جہاں سے دور بغاوت ہوئیں وہ چالیں چلیں
فنا یہ ادریسِ امارت ہوئیں وہ چالیں چلیں
فروغِ حق کی شہادت ہوئیں وہ چالیں چلیں
جبیں وہ خونِ امامت ہوئیں وہ چالیں چلیں
شکست ہوتے گئے دین کا طلسم کبھی نہیں
نہ روحِ لطفِ خدا ہو تو جسم کبھی نہیں

www.emarsiya.com

۵۴

فروغ زہد و عبادت پھر زندہ ہو جائے
نشان جاں نثاری کا نہ ہو گا پھر زندہ ہو جائے
اثر کسی کی شہادت پھر زندہ ہو جائے
کسی کا روضہ یاد آئے پھر زندہ ہو جائے
زمانے بھر میں ہیں یہ بھی بھولے بیٹھے ہیں
رضا کے بل پہ یہ سادات پھولے پھولے ہیں

۵۵

عیاں وزیر پہ جو وقت یہ نہ ہوا
پسند دل سے کیا خوف دل نہ ہوا
جو کام بنوں سے بیان حاکم خم دل نہ ہوا
رضا کے واسطے خط طلب دل نہ ہوا
دیا پیام حکم رضی عشائر سے لا دو
امام دین کو بڑی دھوم دھام سے لا دو

۵۶

مدینہ میں جو وہ نامہ امام کو پہونچا
سفر کا غم دل شاہ ولا مآب کو پہونچا
کلام جب صدا صرصر اثر تمام کو پہونچا
شرف قبول کا ادنے پیام کو پہونچا
کہا یہ بھر کے بھی پھر یہ بھر وہ بیکار ہے
نہیں ہے یہ مرا جانا قضا کی آمد ہے

۵۷

بنا کے روضہ یہ فرمانے یا امام آئے
جو دل میں سوز تپ تھا تو تشنہ کام آئے
زبان خشک تھی آخر یہی کلام آئے
حضور دیکھئے ماموں سے پیام آئے
میں کیا کروں جو نہ جاؤں پکڑ اعتبار نہیں
فنا جہاں کی ہے ہستی کا اعتبار نہیں

۵۸

قبول کیجئے یہ رحمت خدا تسلیم
ادب سکھاتا ہے اب پکار رضا تسلیم
وہ حکم حق ہے بجا ہے کرے قضا تسلیم
میں آپکو تو بھیجے دل سے کرتا ہے تسلیم
نہ ہوگا پھر یہ آنا یہ غم اٹھاتا ہوں
خدا کے آگے اب میں تو سر جھکاتا ہوں

۵۹

میں حال کیا کروں اظہار آپ جانتے ہیں
تڑپ میں ظلم ہے جو خوار آپ جانتے ہیں
امون موت کے یہ تار آپ جانتے ہیں
ہری طلب کے سب اسرار آپ جانتے ہیں
خدا کی راہ میں جان عزیز کھوتا ہے
لکھا ہے جو ہری تقدیر میں وہ ہوتا ہے

www.emarsiya.com

۱۱۹

حضور خیمۂ بغض و حسد کی بو پھوٹی
خزاں سے آئے تھے بادِ دولت بہار کی لوٹی
مثالِ ارژنگ کر دو اسیدِ سب روٹی
دھن جی جھیل گیا تیرِ بت بھی بچی چھوٹی
کہوں زبان سے کیا دل ہی میں گھٹا ہوں
میں بے زبان سا لکھنے بیٹھا ہوں

۱۲۰

وہاں سے پھر کیا جو اپنے محل میں آئے امام
لرز رہے تھے غمِ اکبر سے دست و پائے امام
علی کے گھر میں ہوئی مجلسِ عزائے امام
بکا میں کرتی تھیں سیدانیاں برائے امام
جدا ہوئی تھیں شہ و بادشاہ کو گھر سے
زناں بپا شیون سر بر رخ و گھر سے

۱۲۱

امام کہتے تھے یہ آخری سفر میرا
خدا ہے عالم غربت میں یار و یاور میرا
جو ہو گیا بھی غریب الدیار گھر میرا
نہ ہوگا پھر کبھی آباد یہ مجھے گھر میرا
جو صورت اپنی ظاہر ہے یہ دیکھ لی مجھ سے
سو بھی دور ہے کی مجھ سے

۱۲۲

بیٹھے بھی جا کے ہے ہجرت کا مصطفیٰ کی طرح
مدینہ چھٹتا ہے مجھ سے بھی ارتضا کی طرح
میں آ کے جاتا ہوں مظلوم و بے نوا کی طرح
اسیرِ ظلم ہوں بیمار کربلا کی طرح
نہیں ہیں طوق و سلاسل گرفتہ ہوں
میں دیکھنے میں ہوں آزاد پر مقید ہوں

۱۲۳

جہاں سے سیر میں سیماب وار دل میرا
اڑے ہے زہرہ کا ہوگا فگار دل میرا
بنے گا قلبِ حسن بیقرار دل میرا
نکل پڑے گا دمِ احتضار دل میرا
شہادت ہے یہ غریب الدیار مرتے ہیں
اس عزا نامہ میں ہم آ کر اتارتے ہیں

۱۲۴

جب اس طرح سے ہوئی اپنے بیت کی رخصت
محل میں حشر بپا ہو گیا برائے رضا
ہوئے سر کنیز و غلام و زن و مرد رونے لگے
سبھی یہ کہتی تھی چھٹتے ہو ہم سے ہائے رضا
ابھی سے ہوتے ہو غربت کی فکر میں صابر
سمجھ نہ تھا کہ ہوگا تم پہ یہ سفر صابر

www.emarsiya.com

۹۴

ہر اک کو دیے تسلی امام کھڑے چلے
وداع ہو کے اعزا سے خوش پھرے چلے

بیبیاں خون جگر اپنی چشم تر سے چلے
سوئے حرم نجابی سید حشر چلے

۹۵

پھر دیے کے سب انتظام کر کے بڑھے
عطا وجود و سخاوت میں نام کر کے بڑھے

بنی کا روضہ جو دیکھا سلام کر کے بڑھے
حرم کو چشم پر نم سے تھام کر کے بڑھے

۹۶

سفر ہے شاہ مدینہ کا یہ خبر کر دی
جلو کا آپ کے لشکر نے بھی خبر کر دی

یہ بے خبر فیض رکنے نہ پائیں راہ بھر دی
وہ سر زمیں ہوئے گل جن پہ پاؤں دھر دی

۹۷

امام رحل طے کر کے یوں سفر کے چلے
خدا کے گھر میں عبادت خدا کی کر کے چلے

چلے جو بلکہ سے بصد درد و آہ گھر کے چلے
ہزار باغ مدینہ چلی جو بھر کے چلے

۹۸

نظر سے کر کے سب کو شاد کامراں آئے
جو دیکھا جیسے مثل ماہتاب آئے

چھپا جو بحر تو ہوا ہوا میں جاں آئے
دیا جان کا ثمر آپ ہر اک جا کو

۹۹

جو پہونچا موکب اجلال شاہ دیں پور
وفور جوش و خروش سے نکل پڑی جمہور

تمام مرد و زن شہر ہو گیا معمور
یہی تھا شور جدھر دیکھو گرد و پیش حضور

۱۰۰

یہ ہاتھ جوڑ کے کہتے تھے حافظان حدیث
حضور کا در دولت ہے آسمان حدیث

ہمیں دکھائیے دکھلائے چہرہ تابان حدیث
سنائیے وہ حدیثوں میں جو ہو بیان حدیث

زمانے کے لیے جو دم عزیز ہیں ہو
عطا وہ کیجیے جو دل کے قریب ہیں ہو

www.emarsiya.com

بلند ہو گیا پردہ جو اوس عماری کا
ہر اک نے دیکھ لیا جلوہ نور باری کا
زیادہ اور ہوا شور آہ و زاری کا
محیط وحشتی ہوا دور بیقراری کا
چو مو جزن تھے وہ ارمان دل نکلتے تھے
ہزاروں بھوکے کا بوں آنکھیں نکلتے تھے

ٹھہا دہ شور نوبوں رضائے حق آگاہ
نا بہ سلسلۂ خاص سے یہ قول آہ
موحدوں کو نہ کس طرح ہو وہ جائے پناہ
یہ حصن حصنت حق لا الہ الا اللہ
عذاب بے امان بلکی حقیقت ہیں
ہر یہ سوچ لو ہیں بھی ہوں شرط احمد ہیں

رضائے شہر و جنازہ سمرو ہوا
ہر ایک مست سے رحمت غفور ہوا
قیام کرنے سے جب کل راہ دور ہوا
روانہ سوئے خراسان خدا کا نور ہوا
ہزاروں نیر انیس النفوس ہیں آئے
حضور شہر خراسان طوس ہیں آئے

سفر جو چکیہ مہیا ہوا دل شاہی
زیادہ اور ہوئی زیب محمل شاہی
ہوا مقام سنا یاد منزل شاہی
وہاں ہوئے پہنچے ہوئی گرم محفل شاہی
برائے سیر جو اصحاب خاص آئے
حضور شہ سے ہزاروں کو دیکھنے آئے

جو پہنچے قریہ ہزاروں ہیں سمرو ریاری
دو رزن سے آنکھوں میں اشکوں کی جاری
کلام کرنے کی جن امام تھے عادی
نشان بنا کے خدا نے اونکو بھلا دی
کہا یہ اونسے کہ یہ بات بالیقین ہوگی
ہیں فن ہوگا ہیں قبر کی ہیں ہوگی

نماز اور دعا پڑھ کے وہاں شاہ بھر
قریب صحن میں سلطان عرش جاہ پھر
ہر ایک بیچ میں منزل میں شاہ پھر
جو سیر کر چکے سوئے قیام گاہ پھر
امام آئے یہ ہے خوش کی طاعت میں
کہ طلوع ہوئی رات بھی عبادت میں

www.emarsiya.com

۱۰۹

سحر کو کوکبۂ موکب حضور چلا
زمین پہ باغ روان بنکے کوہ طور چلا
دکھاتا برق ضیا بار کا ظہور چلا
فلک سے مہر کا روح الملک کو نور چلا
شعاعیں رہ گئیں رستے ہی میں یہ جا پہونچی
کرن کے پہلے ضیائے رخ رضا پہونچی

۱۱۰

ضیا خدا نے وہ دی مہر حق نمائی کو
دکھایا مرد نے تشویق انتہائی کو
رضا کا اوج دکھانا جو تھا خدائی کو
بڑھ آیا شہر سے مامون پیشوائی کو
حشم خدم بھی تھا اعیان شش جہت بھی تھے
وزیر بھی تھا سب ارکان سلطنت بھی تھے

۱۱۱

عیان یہ اوسنے امامت کا احترام کیا
رضا کے ہاتھ پہ بوسہ دیا سلام کیا
وزیر دولت شاہی نے پھر یہ کام کیا
جھکا کے فرق قدمبوسیوں میں نام کیا
یہ راز رفعت دین آشکار ہونے لگے
کرن دولت دنیا نثار ہونے لگے

۱۱۲

ستم پژوہ تھا مامون کجکلاہی میں
مگر دکھا دیا یہ جوش دین پناہی میں
قدم بڑھا کے رہ جادۂ الٰہی میں
رضا کو لا کے اوتارا محل شاہی میں
قدم پاک سے ایوان صاف خوشدل تھا
سجا سجایا ہوا قصر عیش منزل تھا

۱۱۳

بسر ہوئے جو کئی دن رضا کو راحت میں
ملا امام سے مامون بزم خلوت میں
یہ عرض کرنے لگا شاہ دین کی خدمت میں
کلام کیا ہو مجھے آپکی فضیلت میں
سند امامت امت کی مصطفےٰ سے ملی
کہ بادشاہی دین آپکو خدا سے ملی

۱۱۴

پسر علی کے ہیں دلبند مصطفےٰ ہیں حضور
وصی ختم رسل مثل مرتضیٰ ہیں حضور
عبادتوں میں شہنشاہ اولیا ہیں حضور
کہ علم و فضل سے اب رحمت خدا ہیں حضور
نہ رد ہو بات مری چاہیے یہ حضرت کو
وقار آپ دیں اب سند خلافت کو

www.emarsiya.com

۱۱۱

بھلا کریں نہ میں خلافت حضور کے آگے
میں تاج پہنوں امام غیور کے آگے
ہو فوج چراغ میں کیا شمع طور کے آگے
زر و غنا کو کریں ہیچ طور کے آگے
ہو دھوم سکے زمانہ میں بیٹی ہی کی
قدم سے ایک سے زینت ہو تخت ہی کی

۱۱۲

بصد وقار جواب اس کو یوں عنایت دیا
یہ تخت تاج اگر قسمت رسا نے دیا
تمھیں یہ تاج اگر لطف کبریا نے دیا
اگر بابی خلافت تمھیں خدا نے دیا
بناؤ جادۂ دولت سے کیوں ہٹے ہو
پھر اپنے جسم سے کیونکر اتار سکتے ہو

۱۱۳

سنا تو اس نے یہ حقیقت کا ماجرا تم کو
نہ راس آئی یہ بخشش و عطا تم کو
ہے ملک غیر خلافت تو زیب کیا تم کو
کسی کے مال کا دنیا ہے کب روا تم کو
تمہارا بھی طمع کو سے ہٹے کو دیکھتے ہو
کلام میرا سمجھ لو کہ عقل رکھتے ہو

۱۱۴

بنی تاج خلافت ہے رضا کی شان
زیادہ تخت ہے فرش انتقا کی شان
ہے حرص ملک میں کب قمر مصطفےٰ کی شان
ہو سلطنت کی طلب ادعیہ علی کی شان
غنی ہے دل یہ مرا دولت قناعت سے
معاف کیجیے اب عمر خلافت سے

۱۱۵

پہ اپنے فقروں اس نے کو شہ دی
تمہارے عصر کے ہادی ہو اور مہدی
کہ ہو امر خلافت میں حد کے تم عہدی
جو سلطنت نہیں لیتے تو ولیعہدی
کہا یہ سن کے دل مرتضیٰ نہ ادھڑے گا
رضا کو دوش سے یہ بار بھی اتارے گا

۱۱۶

سنا جو اس کا یہ اٹل جل گیا مامون
دو نیم خط سا بالکل بدل گیا مامون
چنانچہ طرف دنی تھا اول گیا مامون
حلاوت زور و تزویر چل چل گیا مامون
کہا کہ دن کی سمجھ بھی ہے کب لیتے ہیں
خود اپنے زہر کی تعریف آپ دیتے ہیں

www.emarsiya.com

۱۲۱

یہ چاہتے ہو دلِ خلقت آلمی لون
جہانِ لہد تو کل کی بادشاہی لون
طلاق دہر کو دون جان کی تباہی لون
ثمرہ شاہ سے تاجِ جہان پناہی لون
پیشہ ہو کہ نہ کچھ بھی بنا سکا مون
نہ زور طبعِ رضا کو دکھا سکا مون

۱۲۲

کہا رضا نے یہ اصرار کیوں یہ کیا ہے
جہان بین صفت بیان کا میری شہرا ہے
مرے یہ بیہودہ خیال بے جا ہے
کہ زہد و فقر سے قصدِ حصولِ دنیا ہے
وقار دیتا ہے ہر دم رضا رب جبکو
ہو دین پارہ مین دنیا کی کیون طلب جبکو

۱۲۳

ہوا یہ قولِ رضا پر جواب سلطانی
لئے تھا پردہ دمنت خطاب سلطانی
کیا قبول نہ وہ انتخاب سلطانی
بچا دو جان اب یا عذاب سلطانی
حضورِ شاہ کمالات کی صفت کی ہے
کرو بکا قتل کہ تخت سلطنت کی ہے

۱۲۴

مین پیش کرتا ہا عزت و بیہدی
مگر قبول نہ کی شوکت و بیہدی
اگر نہ بیٹونگا تخت غلعت و بیہدی
نہونگا دونگا مین یون ذلت و بیہدی
قضا کی تیغ چلے گی حیات جائیگی
تمھاری جان حزین میری بات جائیگی

۱۲۵

کہا رضا نے کہ بالا خدا کی طاقت ہے
اگر مرے لیے اب خطرۂ ہلاکت ہے
وہی حافظ لایزالی تمہا تمکو کی آیت ہے
مجھے قبول و بیہدی خلافت ہے
مگر نہ ملک سے یہ آئین کام رکھونگا
نہ غزل و نصب ارا کین سے کام رکھونگا

۱۲۶

جو پاک ہے بغض حسد جام مرے
بلند تر ہے ان افعال سے مقام مرے
جو اشتر اسطہ بالا ہے کلام مرے
سوے مشورہ نہ ہوگا نہ کوئی کام مرے
پیادشاہ نے کہا تم حزین نہ دین ہو
قبول جبکو یہ شرطین ہین اب نہ غلین ہو

www.emarsiya.com

۱۲۶

اس غدیر کے ساقی ذوالجلال ہر آنا
نثار رند ہوں اس طرح میرے گھر آنا
ہر ایک قسم کی لیکر مے اثر آنا
فلک سے شیشۂ رحمت لیے اتر آنا
طلوع مہر میں ہو اوجوہ آفتاب سے
بھرا ہوا ہے مہ سا غر شراب سے

۱۲۸

یہ ساقیا تری مے سے لاجواب ایسی ہے
ہیں طالب اسکے ملک خراب ایسی ہے
چھپ میں کہنے کو آفتاب ایسی ہے
خدا نے کھینچی ہے خود انتخاب ایسی ہے
چلتے پھول پاتے ہیں جو جو ہیں اسکے ہاتھ سے
اسی سے قطرے ہیں یہ در ثمین اسکے ہاتھ سے

۱۲۹

اثر اسی کا ہے جذب کے ہر گل زمین
ہے طاہر ایسی کہ شاں ہے آب کوثرین
اسی کا نشہ تھا آدم کے کاسۂ سر میں
یہ ہے وہ ساغر قلب حبیب داور میں
غدیر خم میں یہ شیشے سے نکلی بادہ پی کر
کہ نام ساقی کوثر ہے اور جلی ہے

۱۳۰

اسی کا عشق غنی کرتا ہے غریبوں کو
کف الٰہ سے ملتی ہے خوش نصیبوں کو
یہ وہ ہے جو بیٹر نہیں رقیبوں کو
رسول دیتے ہیں اپنا لکھ کے حبیبوں کو
شرف خلافت حق کا بہت زیادہ ہے
امام جس سے ہے سرمست یہ زیادہ ہے

۱۳۱

خم غدیر کے متوالے اب ہر آئیں
ریاض مرد کی قصر فلک سیر کر جائیں
نثار کرنے کو اپنے دل جگر لائیں
نہ کیوں ہوں مست جو خم کا ہیں اثر پائیں
عبادت لاکھوں دن کی ہے ان کے جام کی ہے
وہاں نقاہت ہاں قہر ادنیٰ ہی ہے

۱۳۲

محل شاہ بنا ہے جواب میخانہ
دکھا رہی ہے بہار شباب میخانہ
ہے نور رب رضا آفتاب میخانہ
وہ بادہ نوش ہیں جو ہیں شراب میخانہ
ہے جمال امامت سے مست آنکھیں ہیں
سرور ہے رنگ شراب سے آنکھیں ہیں

www.emarsiya.com

۳۲۱

یہ پُر نور آج خلیفہ کی بزمِ عام میں ہے
ہیں مست دل پہ اثر الفتِ امام میں ہے
گلاب خلد کی خوشبو بسی مشام میں ہے
طرب کا بادہ کہاں جادہ دل کے جام میں ہے
عیان ہے کف کہ بتدریج کا یہ دوش ہے
نہ لالۂ رخِ ساغر میں جز شراب ہے

۳۲۲

ذرا ہمارا بھی پیمانہ دل بھرے دو
است کے جو ہیں شیشے رکھے بھرے دو
کہ ہم بھی بادۂ گلگوں کے ہیں کھرے دو
مئے حکومت مولا کے دور پھرے دو
جدا دلوں سے کہیں کیف کی بہار نہ ہو
جو آج نشہ ہے اوسکا کبھی خمار نہ ہو

۳۲۳

بلند قصرِ ظفر ہے ظہورِ سلطانی
سجا سجایا ہوا ہے وہ مکانِ سلطانی
وہ باغ باغ ہے پرچم نشانِ سلطانی
رواں ہے فوج سے آستانِ سلطانی
وقار ملک سے وہ زیبِ آسمانِ جہاں
وہ سبز در ہے یہ اجلال میں نشانِ جہاں

۳۲۴

نمودِ قصر میں ہے عز و ناز و اوج و شان
امیر وقت ہے دولت کی موج کی وہ شان
حشر کا ہے یہ نمونہ فروز و فر کی شان
قریب تخت ہے ایوان فوج کی وہ شان
لرزتی تھیں کہ زمیں آسمان تھا لرزاں
محل شاہ نہ تھا شیر و نخلستان تھا

۳۲۵

دکھائی جاہ و جلال ہے یوں دولت ہی
وہ انتظام ہے وہ ساز ایں و آں دولت ہی
وہ خاص بزم میں اعیانِ دولت ہی
وہ سبز پوش سپہ ارکانِ دولت ہی
ہیبت کہ گوش نہیں اہلِ طلب بیٹھے ہیں
ثنائے اور عا مدارب بیٹھے ہیں

۳۲۶

سروں کو خم ہے عجب سیوتا عجب تھا
وہ خاص سر کا سادات کا شرف تھا
حدود ان کی بڑی بارت بھی رتبہ تھا
نگاہوں سے ہیروں کے تختِ شہ عیاں تھا
ہوا یہ شور ہمارا جہاں پناہ آیا
ادب سے اٹھ کے پھر سب نے بادشاہ آیا

www.emarsiya.com

۱۳۹

امام آئے تو ہر اہلِ بارگاہ اُٹھا
نشستِ جوتھا امامت کا جو خواہ اُٹھا
پسر جو سہل کا تھا سلطنت پناہ اُٹھا
ادب سے چھوڑ کے خود تختِ بادشاہ اُٹھا
فروغ اُنکا بڑھا یا جو رونق احمد نے
خدا کی شان دکھا دی ضیا کی آمد نے

۱۴۰

ملی ذرا یہ زمانے کو جب رضا کے جلے پہ
لگا دی کلغی شہنشاہ نے عباے پہ
جو پیر شاہ ہوئی ثبت عہد نامے پہ
دلی عہد نے بھی ہاتھ ڈالا خاصے پہ
ہمیں جو بیٹھیں محفل گرا دی مسند
نوشتہ کی ہوئی تصدیق نامہ کی مسند

۱۴۱

جو عہد نامے سے شاد اہلِ بارگاہ ہوئے
ذرا یہ شوق سے گویا یہ خیر خواہ ہوئے
جو دیں پناہ تھے دیکھو جہاں پناہ ہوئے
دلی امر و بعہد بادشاہ ہوئے
خبر یہ عام ہوئی جب تو رنگ اور ہوا
شروع بیعتِ سلطان دین کا دور ہوا

۱۴۲

قدم یہ بڑھنے بڑھے کر گئے گزاروں نے
گزار دین متین ضعیفوں نے
دکھا بازو طلاقت کا خوش جوانوں نے
ہائے مبارکے واسطے دولت کا فیض عام ہوا
ہر اک کے واسطے دولت کا فیض عام ہوا
امام او ٹھلے دربار وہ تمام ہوا

۱۴۳

رضا کے بر میں خلعت جا نشینی کا
دلی عہد کو حال رہتا تھا برطاعت الٰہی کا
نہ جادہ چھٹتا تھا امامت کی خیر خواہی کا
امام تھے تو ہدایت کام رکھتے تھے
عدو تھا دل میں ہر اک اہلِ شر امامت کا
جہان بین نہ بزرگو نکا نام رکھتے تھے

۱۴۴

پہ چاہتا تھا کہ ہو بند در امامت کا
رکا نہ رو کے سے در یا کبھی امامت کا
زیادہ ہو گیا کچھ اور اثر امامت کا
نثار کیوں نہ ہوں ہم اہتمام قدرت پر
چلا نہ زور کسی کا نظام قدرت پر

www.emarsiya.com

۱۴۵

کسی کی بات کب رضا کو بھلا نہیں لگتا
کمال انکساروں کی صفائیوں میں رہا
وہ جوہر فروش جو گندم نما جوؤں میں رہا
زمانہ ساز تھا شامل فدائیوں میں رہا
وہ خود پسند جو بھاتا شاق نکالا جیتا تھا
لباسِ خلق میں بے پیرہن دلوں کا گدا تھا

۱۴۶

رضا کو دیتے جو اک سال کا زمانہ ہوا
مطیعِ مرد میں بیگانہ و یگانہ ہوا
خدا کا خوف جو مامون کو ذرا نہ ہوا
انھیں کے سوئے بغداد وہ روانہ ہوا
چھپا کے سب سے وزارت سے اہلِ کو مارا
دغائے راہ میں فضل بن سہل کو مارا

۱۴۷

ہوا ہے مرگ سے جب دور رضا پر راہ ہوا
روانہ موضعِ سرخس سے بادشاہ ہوا
پہنچ کے طوس میں درویش بفرِ جاہ ہوا
حجابِ خلق میں دل مائلِ گناہ ہوا
وفائے عہد کے جاوے سے دل میں شرمندہ
رضائے موت کی تدبیر خفیہ کرنے لگا

۱۴۸

جو زہر دینے کا مامون نے خیال کیا
رضا نے علمِ نبی کا عیاں کمال کیا
بلا سے ہر ستمگر کو سب بیان حال کیا
امینِ راز نبیا کو فضیل آل کیا
کہا گناہ کا حامل وہ بے وفا ہوگا
جو زہر دے کے ہے جسدِ نبی واقعا ہوگا

۱۴۹

کٹی وہ رات تو صبح عزا نمود ہوئی
صفائے چہرۂ شاہِ خدا نمود ہوئی
صداقتِ بنِ خیر الورا نمود ہوئی
طلب کے پینے میں اوس کی جفا نمود ہوئی
نثار پہلے ہوا دلبرِ محمد پر
رضا کو پانی بلا کر طبیب نے مارا

۱۵۰

کہا یہ اوس نے ترشکیں دل کو دیجیے آپ
یہ التجا ہے مری جلد خوشہ بیجیے آپ
بہت لذیذ ہیں انگور نوش کیجیے آپ
زبان خشک ہے آب انار پیجیے آپ
امام نے کہ یہ فائدہ ہے دعوت سے
عیاں ہے پھر یہ ہمہ اس کی حقیقت سے

www.emarsiya.com

۱۵۱

کہا بکر نے نہیں مجھ پر اعتبار اب تک
یہ اختر از یہ انکار آخرش کب تک
ابھی تلک نہیں پوچھا ہے میرا مطلب تک
نہ اوٹھے دو نکالے تھین کھائے نہ ترب تک
رضا نہ جبر سے سامون کو خوش کیا
اوٹھائے خوشہ کو انگور تازہ نوش کیا

۱۵۲

زمین پہ پھینک کے انگور امام دین اوٹھے
نگاہ کرکے گئے رہے اہل کین اوٹھے
عرق مین تر بتر ہو پیچھے حسین اوٹھے
جو دل مین درد اوٹھا غم سے حزین اوٹھے
حضور جانے مین ان کے بیٹھے سمیٹے ہوئے
رداؤ فرق مبارک پہ ڈھکے ہوئے

۱۵۳

کہا یہ اوس نے کہ تعجیل کیجیے یہ کیا ہے
کہیدہ مجھسے کہان جایئے ہوا یہ کیا ہے
امام بولے کہ بس یہ جواب میرا ہے
وہین چلا ہون جہان جانا ہے
نکل گئے دم رشتہ سے میرے آپ کٹے ہوئے
وہ مضطر اب آنکھون انکی بند ہوئے

۱۵۴

ہزار وقتون سے ہوئے تھے جو کے در پے
غریب بیٹے گئے جلد اپنے بستر پے
عجب طرح کی مصیبت تھی جان مضطر پے
کبھی تھے قلب مبارک پہ ہاتھ کبھی سر پے
وطن دور تھے غربت مین پانی روتے تھے
کراہتے تھے کبھی آہ نوحہ ہوتے تھے

۱۵۵

غضب ہے سانس نکالنا رضا کو مشکل ہے
تن امام مین درد کی وہ منزل ہے
زبان خشک ہے بیتاب سینہ مین دل ہے
جگر کے ٹکڑے نکلتے ہین وہ قاتل ہے
کلام قطرہ نون آنکھون سے نکلتے ہین
اوٹھائے ہاتھون کو زانو پہ ٹیکتے ہین

۱۵۶

نہین ہے پاس کوئی بھائی کہ غمخواری
غریب کوئی نہین ہے یہ بیکسی ہماری
ہین ہے دور کہان کون گریہ زاری
پھرے ہے آیا یا عجاز بیکس و لاچاری
زبان پہ فغان آہ و سرد بھرتے ہین
پھر اوسکو الامت راز کرتے ہین

www.emarsiya.com

۱۵۶

قریب نزع سے کیونکر ہو ان حال تباہ
ہے چہرہ ہلک موت اور اجل پہ نگاہ
زبان سے کہتے ہیں لا الہ الا اللہ
امام کہتے ہیں ان کا ہے انتقال ہوتا ہے
رضا کا دم ہے رسول اور رضا سے وصال ہوتا ہے

۱۵۷

تقی کا آنا جو سنتے چھپایا جاتا ہے
قریب رضا کے نہیں کوئی پایا جاتا ہے
سفید خیمہ میں لاشہ وہ لایا جاتا ہے
تن امام پہ کوثر سے دھویا جاتا ہے
پیں از خطوط کفن پاک صاف پاتے ہیں
خدا کے پاس رضا اس طرح سے جاتے ہیں

۱۵۸

فضائے صحن میں ہوں خاکسار ورتا ہے
چھپے کے شادی دل سب کو غم دکھاتا ہے
زبان پہ غسل و کفن کا جو نام لاتا ہے
رضا کا سب کو ادھر ہر طرف سناتا ہے
دیا جو غسل و کفن تو عذاب سے جائے گا
رضا کا قول تھا جنت میں جائے گا

۱۵۹

جو رونیوالا ہے سب آنسوؤں کو پونچھ چکا
لپا کمال امامت بھی خوب دیکھ چکا
زمین آب سے تیمم کی بھی بھگو چکا
خبر نہیں بھی غسل امام ہو بھی چکا
ہر اک پہ کھلتے نہیں راز حق تعالیٰ کے
جہاں تھا جانا گیا وہ کفن بھی پائے گا

۱۶۰

خوش آ گیا سلطان جو یہ مضمون
دل کے رہ گیا دل میں غبار کا جیحون
نماز میت سرور پڑھا کے خود مامون
جنازہ سے چلا سوئے قبر ہارون
رعیت شاہ جاتی تھی خاک اڑاتی تھی
امام دین کے پیچھے خلق اور دنیا تھی

۱۶۱

سوار غم تھی دنیا نکالا ہوش سبھوں نے
اجل سے ہو گئی وقعت امام کی دوں نے
زمیں سکی کوئی تدبیر و فکر یاروں نے
عدد رضا کی ہوئی قبلہ گاہ ہاروں نے
خوشی سب کے سیاہ قدر حق سے
کھدی جو قبر بھری آب رحمت حق سے

www.emarsiya.com

۶۲۴

خدا کی شان یہ بھی ہم نے اک حیرت سے دیکھی ہے
مشامِ جاں ہے خوشبو جسم کی کافور جیسی ہے
نہیں چھوٹی مچھلیاں آبِ رواں میں کثرت سے
فنا ہوتیں وہ بڑی مچھلی کی کرامت ہے
جنازہ جب کہ لب گور امام کا پہونچا
مزار صاف ملا اور کھل گیا پانی
بلند ہو گیا ہر سمت شور آہ و بکا
جو ہو گئی یہ نہاں خندقاں ہو گیا پانی
سفید نور کا قد پہ پہنچ گیا پردا
حد میں لے کے مولا کو فاطمہ خدا
بنگاہ حق میں یہ قدر رضا بلند ہوئی
کہ نے مٹی نہ دی پردہ قبر بند ہوئی

۶۲۵

یہ عرض کرتا ہے ذاکر امام مدنوں سے
شہید آپ ہوئے ظلم و جور ماموں سے
گرے قطع ہوئے عضو جسم موزوں سے
گلا نہ شمر کا تا نہ ہوئے خون سے
خیال کیجیے اب پیاس کی غربت کا
کہ خاتمہ ہوا دن پر ہر اک مصیبت کا

۶۲۶

تھا وقت نزع تربت پر آپ سے مولا
اوسی کی آرزو میں رکھے تھے آپ سے مولا
لبوں پہ دشت بلا کیجیے نظر مولا
طپان حسین تھے جانی زمین پر مولا
تھا ایک آن کھمیں اک تیر قلب شاہ میں تھا
رضا یہ ایک پہ تھا وہ چھ ماہ میں تھا

۶۲۷

وہ حال دیکھیے جو شہ کا دیکھا نہیں سکتے
گزر رہی ہے جو دل پر بتا نہیں سکتے
زمین گرم پہ آرام پا نہیں سکتے
گلے پہ تیر ہے گردن اٹھا نہیں سکتے
یہ موجہ دست ستم ایماں کے سفینے پر
بلا کا بار ہے تیر کے شکستہ سینے پر

۶۲۸

حضور طوس میں ہیں ہیں وطن میں
وہ اختر اس سے آہیں ہیں گگن میں
ستم وہ دیکھے جو کربلا کے بن میں
پسر کھلا ہوا بیٹی علی کی گن میں
بھلا سے اوسکی ہرا کس کا پیچ چھٹتا ہے
ہمیں سے اپنے جان کا حلق کٹتا ہے

www.emarsiya.com

۱۶۹

قضا جو طوس میں کی آپ نے امام رضا
قناتیں کھینچ گئیں غسل و کفن تقی نے دیا
مگر حسین کا بھی حال دیکھیے مولا
کہ دھوپ میں کئی دن تک پڑا رہا لاشا
لباس لوٹ کے غم اور اشقیا نے دیا
لہو نے غسل کفن خاک کربلا نے دیا

۱۷۰

جنازہ آپ کا اوٹھا ہجوم عام ہوا
جو شاہ وقت تھا سرگرم اہتمام ہوا
لحد کا قبۂ مشہور میں مقام ہوا
پر آپ دیکھیے کیا حال تشنہ کام ہوا
پدر کو کوفہ سے عابد نے آکے دفن کیا
نشیب میں تن بے سر اٹھا کے دفن کیا

۱۷۱

کبھی نہ بھولونگا حامد خدا کے احسان کو
بہشت اوس نے کیا نظم کے گلستان کو
گل ثنا سے بھرا میرے دل کے دامان کو
یہ نذر بھیج رہا ہوں شہ خراسان کو
جہان میں نام تو ایمان کو ثبات ملے
وہ گر قبول کریں دولت نجات ملے